جدید مسائل حج وعمرہ

# سفر حج میں منیٰ اور مزدلفہ کے اندر قصر کا حکم

زیرنظر مضمون پر جامعہ صولتیہ مکہ مکرمہ سے قدرِ اختصار کے ساتھ فتویٰ موصول ہوا۔ دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی نے مسئلے کی اہمیت اور ضرورت محسوس کرتے ہوئے مسئلہ مجوزہ کے متعلق مزید اضافہ اور حضرت مولانا مجاہدالاسلام قاسمی کے سرپرستی میں منعقدہ سیمینار بنام جدید مسائل حج وعمرہ کے مقالہ نگار حضرات کی مقالات کی تلخیص اور آراء شامل اشاعت کردی گئی ہیں افادہ عام کے پیش نظر نذر قارئین ہے (ادارہ)

| نمبر شمار | ذیلی عنوانات |
|---|---|
| ا: | مسئلہ مذکورہ کے متعلق دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان کا تحقیقی جواب |
| ۲: | مسئلہ مجوزہ کے متعلق مجمع الفقہی الاسلامی منعقدہ بمبئی کے آراء وتجاویز |

مجمع الفقہی الاسلامی بمبئی میں پیش شدہ مقالہ نگار حضرات کے مقالات کی تلخیص اور آراء جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) رائے گرامی محمد رضوان القاسمی دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد

(۲) رائے گرامی مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی

(۳) رائے گرامی اشتیاق احمد اعظمی دارالعلوم مئو۔

(۴) رائے گرامی عبداللطیف مظاہروی، جامعہ نذیریہ کاکوسی گجرات

(۵) رائے گرامی اخلاق الرحمٰن قاسمی، جامعہ اکل کلوا مہاراشٹرا

(۶) رائے گرامی مولانا قدرت اللہ باقوی

(۷) رائے گرامی راشد حسین ندوی رائے بریلی

(۸) رائے گرامی مفتی عزیز الرحمٰن بجنور

(۹) رائے گرامی مولانا اعجاز احمد قاسمی املہ لامد ہوبنی لاہور

(۱۰) رائے گرامی سید اسرار الحق سبیلی حیدرآباد

پہلے دور میں مکہ معظمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات سب الگ الگ مقامات تھے۔ اور ان مقامات کے درمیان آبادی کا کوئی اتصال نہیں تھا چنانچہ عرصہ دراز سے اسی اعتبار سے قصر واتمام کے مسائل بتائے جاتے ہیں، لیکن گزشتہ چند سالوں سے مکہ معظمہ کی آبادی اس تیزی سے پھیلنی شروع ہوئی کہ منیٰ تین جانب سے مکہ معظمہ کی آبادی سے متصل ہوگیا چنانچہ ۱۴۲۰ھ میں معتبر علماء ومفتیان کرام نے بذات خود مشاہدہ کرکے منیٰ کو مکہ معظمہ میں شامل ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ دوبارہ مذکورہ مقامات کا مشاہدہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اب مزدلفہ بھی مکہ

معظمہ کی آبادی سے عزیزیہ کی جانب متصل ہو چکا ہے لہذا اب قصر واتمام کے بارے میں مزدلفہ کا حکم بھی مکہ معظمہ اور منیٰ کے حکم میں ہے اور جن حجاج کرام کا مکہ معظمہ میں آمد کا اور واپسی کا درمیانی وقفہ پندرہ دن کا ہو رہا ہو وہ سب اتمام کریں گے، اور اس مدت میں منیٰ اور مزدلفہ میں رات گزارنا ان کے مقیم ہونے میں مانع نہیں ہوگا کیونکہ منیٰ اور مزدلفہ اب مکہ معظمہ ہی کے حکم میں ہیں، اور عرفات میں چونکہ صرف دن کا قیام ہوتا ہے لہذا وہاں بھی اتمام کا حکم ہوگا۔

واضح رہے کہ اس فتویٰ کا تعلق مشاعر مقدسہ (منیٰ، مزدلفہ، عرفات) کی حدود شرعیہ سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب توقیفی ہے۔ ان میں ترمیم واضافہ کا کسی کو حق نہیں ہے البتہ قصر واتمام کے مسائل میں حکم وہ ہوگا جو مذکورہ فتویٰ میں بیان کیا گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (۷ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ بروز دوشنبہ بر مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ)

عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم دیوبند

محمود حسن غفرلہ بلند شہری خادم دارالعلوم دیوبند

شبیر احمد عفی اللہ عنہ جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد

شیخ محمد عیدک خادم دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

احقر محمد سبحان منصور پوری غفرلہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

مشرف علی تھانوی دارالعلوم الاسلامیہ اقبال ٹاون لاہور

محمد فاروق علی خادم جامعہ محمودیہ عربیہ علی پور میرٹھ

مبین احمد قاسمی استاد جامعہ عربیہ خادم الاسلام ھاپوڑ

مقصود عالم خادم الاسلام ھاپوڑ ضلع غازی آباد یوپی الہند

عبدالستار دارالافتاء افضل العلوم تاج گنج آگرہ

محمد ابوکلام مرکزی دارالافتاء جامعہ اسلامیہ عربی بھوپال (یوپی)

## مسئلہ مذکورہ کے متعلق دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی کا تحقیقی جواب:۔

### (۱) تمہید:۔

نماز کے قصر واتمام کے متعلق قدیم فقہی روایات یہ ہیں کہ منیٰ اور مزدلفہ حکم قصر اور اتمام صلوٰۃ میں مکہ سے علیحدہ ہیں یہاں تک کہ اگر کسی نے مکہ اور منیٰ دونوں میں اقامت کی نیت کر لی تو یہ اتمام نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اتمام کے لئے اتحاد مکان کی نیت شرط ہے اور اقامت ایک ہی جگہ میں متصور ہوگا۔ جب کہ منیٰ اور مکہ دونوں علیحدہ مکانیں ہیں اور" الاقامہ لاتکون فی مکانین کے حسب ضابطہ (دو مکانوں میں) ایک ہی وقت پر اقامت نہیں ہو سکتا ہاں البتہ اگر ایک جگہ نیت پکڑے تو اس میں داخل ہونے کی صورت میں وہاں مقیم شمار ہوگا کما فی البحر الرائق: قوله (لا بمكة ومنىٰ) اى لونوى الاقامة بمكة خمسة عشر يوماً فانه لا يتم الصلوٰة لان الاقامة لا تكون فى مكانين اذلو جازت فى مكانين لجاز فى اماكن فيؤ دى الىٰ ان السفر لا يتحقق لان اقامة المسافر فى المراحل لوجمعت كانت خمسة عشر يوماً او اكثر إلا اذا نوى ان يقيم بالليل فى احدهما فيصير مقيماً بدخوله فيه لان اقامة المرء تضاف الى بيته يقال فلان يسكن فى حارة كذا وان كان بالنهار فى الاسواق ثم بالخروج الى الموضع الاخر لايصير مسافراً (البحر الرائق ج ۲ صفحہ ۱۴۲) لیکن یہ مسئلہ اس وقت تھا جس وقت مکہ معظمہ منیٰ اور مزدلفہ کی سکان محدود مقدار میں تھے۔ اس لحاظ سے ہر ایک ان میں سے الگ الگ مقامات تھے اور ان مقامات کے

درمیان آبادی کا کوئی اتصال نہیں تھا چنانچہ عرصہ دراز سے قصر واتمام کے مسائل بتائے جاتے ہیں لیکن گزشتہ چند سالوں سے مکہ معظمہ کی آبادی اس تیزی سے پھیلنا شروع ہوا کہ منیٰ تین جانب سے مکہ معظمہ کی آبادی سے متصل ہوگیا لہذا ان تمام مقامات کو قصر واتمام کے حکم میں بھی ایک ہی جگہ محسوب ہوں گے اور یہ بات علماء اور جید مفتیان کرام کے مشاہدے سے ثابت ہوئی چنانچہ انہوں نے بذات خود مشاہدہ کر کے منیٰ کو مکہ معظمہ میں شامل ہونے کا فتویٰ جاری کیا اسی طرح جب دوبارہ مذکورہ مقامات کا مشاہد کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اب مزدلفہ بھی مکہ معظمہ کی آبادی کے عزیزیہ کی جانب متصل ہو چکا ہے ان مشاہدات کی بناء پر یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب ان مقامات میں قصر واتمام کا حکم مکہ معظمہ کے حکم میں ہوگا اور مکہ معظمہ میں قیام کے دوران منیٰ اور مزدلفہ میں رات گزارنا ان کے مقیم ہونے میں مانع نہیں اس لئے کہ منیٰ اور مزدلفہ اب مکہ معظمہ کے حکم میں ہے، اور ایک ہی مصر کے الگ الگ مقامات پر جانا موجب قصر صلوٰۃ نہیں بلکہ ایک ہی جگہ کے دو مختلف مقامات میں نیت اقامت درست ہے یہاں تک کہ اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف مسافر ہو کر نکلا تو قصر نہیں کر سکتا بلکہ اتمام صلوٰۃ پر مامور ہوگا'' كما في البحر قوله :فيه بالمصرين و مراده موضعان صالحان للاقامة لا فرق بين المصرين او القريتين او المصر والقرية للاحتراز عن نية الاقامة في موضعين من مصر واحد او قرية واحده فانها صحيحة لانهما متحدان حكما الاترىٰ انه لوخرج اليه مسافر الم يقصر البحرالرائق ج۲صفحہ۳۶ و كما في الهندية :ولو نوى الاقامة خمسة عشرة يوماً في موضعين فان كان كل واحد منهما اصلا بنفسه نحو مكة ومنىٰ والكوفة والحيرة لا يصير مقيما وان كان احدهما تبعاً للأخر حتىٰ تجب الجمعة علىٰ مكان يصير مقيما (الهندیۃ ج۱ص۱۴۰)وايضاً في زكوٰة كتاب المناسك ان الحاج اذا دخل مكة في ايام العشرو نوىٰ الاقامة نصف شهر لا تصح لأنه لا بد له من الخروج الى عرفات فلا يتحقق الشرط و قيل كان هذا سبب تفقه عيسىٰ بن ابان .... الهندية ج ا صفحه ۱۴۰) کتبہ ''محمد'' شریک سال دوم درجہ تخصص الجواب الصحیح مفتی نعمت اللہ حقانی ۱۴۲۵ھ۴صفر۔

مسئلہ مجوثہ کے متعلق مجمع الفقہی الاسلامی الھند منعقدہ بمبئی کے اراء وتجاویز:۔

حج وعمرہ کے جدید مسائل اور ان کے حل کے نام پر اسلامک فقہ اکیڈمی ہند کے زیر ادارت دسواں فقہی سیمینار منعقد ہوا۔ بمبئی میں اہل علم وتحقیق حضرات کی طرف سے متعلقہ موضوع کے حوالے سے مقالات پیش کئے گئے جن میں موضوع مجوثہ (منیٰ میں قصر کا حکم) پر بھی ان ہی اہل علم کی اراء اور تجاویز پیش ہوئیں موضوع کے مناسبت اور اضافہ فی الافادہ کے پیش نظر انہی کے ارامن وعن نذر قارئین ہیں (ادارہ)

(۱) رائے گرامی محمد رضوان القاسمی دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد:۔

اگر سعودی حکومت نے منیٰ کو مکہ میں شامل کر لیا ہے اور وہ حدود مکہ میں داخل ہوگیا ہے اور حاجی کے دونوں مقامات پر قیام کی مدت 15 دن یا اس سے زائد ہو جاتی ہے تو وہ مقیم ہوگا اور اگر حکومت نے منیٰ کو مکہ سے علیحدہ رکھا ہے تو پھر وہ مقیم نہیں ہوگا بلکہ احکام قصر اس پر جاری ہوں گے۔

(۲) رائے گرامی مولانا محفوظ الرحمان شاہین جمالی:۔

مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان کا فاصلہ اگر ایک سو پچاس گز (۳۹۶) میٹر سے کم ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تب اس کو مکہ کے حکم میں شامل کیا جائے گا ورنہ نہیں فان اتصل بمصر اعتبر لمجاورته و ان انفصل بغلوة او مزرعة فلا (ردالمحتار ج ا ص ۷۳۲)

(۳) رائے گرامی اشتیاق احمد اعظمی دارالعلوم مئو :۔

حج کا سفر کرنے والا ایام حج سے اتنی مدت پہلے مکہ مکرمہ پہنچتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں 15 یوم قیام سے قبل ہی ایام حج شروع ہو جاتے ہیں اور وہ منیٰ چلا جاتا ہے تو اگر مکہ مکرمہ اور منیٰ دونوں میں اقامت کی مدت مجموعی طور پر 15 روز ہو جاتی ہے تو مقیم شمار ہوگا کیونکہ اب مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھ کر منیٰ سے متصل ہو چکی ہے اور مکہ مکرمہ اور منیٰ دونوں دو جگہیں متصور نہیں ہوتیں بلکہ دونوں کو ایک ہی جگہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ منیٰ اب مکہ مکرمہ ہی کا ایک محلہ بن چکا ہے چنانچہ منیٰ کا علاقہ حی العزیزیہ کے ذیل میں آتا ہے۔ بلدیہ بھی ایک ہے اس لئے منیٰ کو اب مکہ مکرمہ سے الگ اور علیحدہ تصور نہیں کیا جا سکتا ہاں دو علیحدہ شہروں اور مستقلاً دو مختلف مقامات پر ملا کر مجموعی طور پر اگر 15 یوم اقامت کی نیت ہو تو وہ شرعاً مقیم نہ ہوگا جیسا کہ ماضی میں منیٰ اور مکہ مکرمہ کا یہی حکم تھا لیکن اب حالات کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی آچکی ہے فقہاء کرام کی عبارتوں سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے، کہ اگر کوئی شخص دو مختلف جگہوں میں مجموعی طور پر 15 یوم اقامت کی نیت کرتا ہے تو وہ مقیم نہ ہوگا بلکہ مستقلاً ایک شہر میں 15 یوم کی اقامت کی نیت ضروری ہے۔ ہاں 15 یوم اقامت کی نیت دو ایسی جگہوں میں کرلے کہ ان میں ایک جگہ اصل ہو اور دوسرا اس کے تابع اور ماتحت تو اس صورت میں دونوں ملا کر بھی مجموعی مدت اقامت اگر 15 یوم ہو جاتی ہے تو یہ نیت اقامت معتبر ہوگی، اور وہ شخص مقیم ہوگا۔ علامہ عینی لکھتے ہیں، ”وفی المفید والتحفة هذا اذا كان كل واحد منهما اصلا كمكة و منىٰ او كا الكوفة والحيرة فاذا كان احدهما تبعاً للأ خر بان نوى الاقامة فى المصر وفى موضع آخر تبع لها و هو ما يلزم سا كنيه حضور الجمعة يصير مقيماً لانهما مكان واحد عینی شرح الهدایہ ج ۲ صفحہ ۹۷۵) علامہ عینی نے اگرچہ مکہ ومنیٰ دونوں کو مستقل جگہ شمار کیا ہے لیکن یہ اس زمانہ کے اعتبار سے تھا، آج کل کے حالات میں منیٰ چونکہ مکہ مکرمہ کے تابع محلہ بن چکا ہے اس لئے اب دونوں جگہیں ایک ہی مقام کے حکم میں ہوں گی اور اب دونوں میں مجموعی طور پر 15 یوم کی نیت اقامت سے وہ شخص مقیم ہوگا، (احکام حج وعمرہ صفحہ ۳۰۲)

(۴) رائے گرامی عبداللطیف مظاہروی۔ جامعہ نذیریہ کاکوسی گجرات۔

ایک آدمی ایسے وقت مکہ مکرمہ پہنچتا ہے کہ آٹھ ذی الحجہ 14 دن ہوتے ہیں اور آٹھویں ذی الحجہ کو پندرہواں دن ہے، جس میں وہ منیٰ جاتا ہے تو یہ آدمی مقیم ہے کیونکہ منیٰ کی آبادی اب مکہ مکرمہ سے متصل ہے لیکن آٹھ ذی الحجہ تک ۱۳ دن ہوتے اور پندرھویں دن وہ عرفات جاتا ہے تو یہ آدمی مسافر ہوگا کیونکہ عرفات مکہ مکرمہ سے الگ ہے نیز وہاں آبادی نہیں ہے بعینہ یہی رائے خورشید اعظمی راگھوناتھ خورشید

پورمتوکی ہے۔ملاحظہ ہو(احکام حج وعمرہ ص ۳۱۵) چنانچہ کتاب ھذا کی صفحہ ۳۴۳ پر رائے صاحب کا تلخیص اس طرح تحریر کیا گیا ہے کہ ”آج جب کہ مکہ مکرمہ کی آبادی پھیلتے پھیلتے منیٰ کی آبادی سے جا لگی ہے اور منیٰ مکہ مکرمہ شہر کے تابع ہو گیا ہے اس حالات میں اگر کوئی حاجی ایسے وقت مکہ مکرمہ پہنچتا ہے کہ یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ تک بھی اس کے پندرہ دن نہیں ہوئے تو وہ مسافر ہی رہے گا اور اگر مذکورہ مدت تک اقامت پوری ہو جاتی ہے تو وہ مقیم ہوگا۔حوالہ بالا صفحہ ۳۴۳۔

(۵) رائے گرامی اخلاق الرحمان قاسمی، جامعہ اکل کلوا مہاراشٹرا:۔

منیٰ وادی محسر سے جمرہ عقبہ تک دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے اور یہ میدان مسجد حرام سے 3 میل کے فاصلے پر ہے(ایضاح المناسک ص ۴۵) یعنی مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان مسافت سفر نہیں ہے اور ان دنوں تو دونوں کی آبادی متصل ہو گئی ہے یا کہا جائے کہ مکہ شہر پھیلے ہوئے منیٰ کی آبادی کے متصل ہو گیا ہے گویا اب دونوں ایک ہی جگہ ہے لہذا حج کا سفر کرنے والا جو ایام حج یعنی ۸/۷ ذی الحجہ سے اتنی مدت قبل مکہ مکرمہ پہنچتا ہے تو مکہ مکرمہ میں 15 دن قیام سے پہلے ہی ایام حج شروع ہو جاتے ہیں اور وہ منیٰ چلا جاتا ہے تو وہ مقیم ہوگا جب کہ اس نے پندرہ یوم مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی ہو اور قیام مکہ ومنیٰ کا مجموعہ پندرہ یوم یا زیادہ ہو جاتے ہوں۔ ”السفر الذی یتغیر بہ الاحکام ان یقصد میسرة ثلاثة ایام ولیا لیھا(ھدایه) ولا یزال علیٰ حکم السفر حتیٰ ینوی الاقامة فی بلدة او قریة خمسة عشر یوماً او اکثر وان نوی اقل من ذالک قصر ھدایه“ ج ا صفحہ ۱۲۲)

(۶) رائے گرامی ڈاکٹر قدرت اللہ باقوی:۔

مکہ میں 15 دن سے زیادہ ہونے پر وہ مقیم ہوگا منیٰ میں قصر کی ضرورت نہیں۔(احکام حج وعمرہ ص ۳۷۲)

(۷) رائے گرامی مولانا سلطان احمد اصلاحی:۔

منیٰ کی آبادی کے مکہ سے متصل ہو جانے پر دونوں ایک ہی مقام متصور ہوں گے اور دونوں میں ملا کر 15 یوم پورا ہونے پر یہ شخص مقیم سمجھا جائے گا۔

(۸) رائے گرامی راشد حسین ندوی، رائے بریلی:۔

اگر دونوں آبادیاں بالکل متصل ہو گئی ہیں تو اب منیٰ کی حیثیت مکہ کے ایک محلہ جیسے ہوگی اور مذکورہ شخص مقیم کے حکم میں ہوگا(شامی ہندیہ اور بحر کی عبارات سے یہی معلوم ہوتا ہے)

(۹) رائے گرامی مفتی عزیز الرحمٰن بجنور:۔

حضرت مفتی صاحب ایک طویل تفصیل کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اب جب کہ مکہ مکرمہ کی آبادی اور منیٰ کی آبادی متصل ہو گئی ہے تو وہ علت نہیں رہی جس کی بنیاد پر دونوں علیحدہ موضع سمجھے گئے تھے۔لہذا اب دونوں کو ایک موضع سمجھتے ہوئے اقامت وسفر میں دونوں کو

ایک شمار کیا جانا چاہیئے۔ پھر بھی اس سلسلے میں سعودی حکام یا وہاں کے مقیمین حضرات سے اس کی تحقیق کرلی جائے کہ وہاں کے بلدیہ کے اعتبار سے دونوں کا حکم کیا ہے کیونکہ بظاہر اب بھی دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ تو ضرور نظر آتا ہے۔ لیکن اب تو ترفہ کے طور پر بھی لوگ دور دور تک کے مکانات بناتے ہیں۔ اور ایک ہی شہر اپنے رقبہ کے اعتبار سے دور تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ لہذا اس سلسلے میں مسئلہ کا مدار وہاں کے ذمہ داروں سے تحقیق پر منحصر رہے گا۔

(۱۰) منیٰ مکہ کا ایک حصہ ہے: رائے گرامی مولانا اعجاز احمد قاسمی املہ لا مدہو بنی بہار:۔

حج کا سفر کرنے والا اتنی مدت قبل مکہ پہنچا کہ 10 یوم سے پہلی ہی ایام حج شروع ہوجاتے ہیں اور وہ منیٰ چلا جاتا ہے تو ایسی صورت میں بھی وہ شخص مقیم ہوگا اس پر مسافر کے احکام جاری نہ ہوں گے اگر ارکان حج کی ادائیگی کے لئے مکہ اور منیٰ میں کم از کم 15 یوم رہنا ناگزیر ہو اس لئے کہ منیٰ فنائے مکہ میں سے ہے اور وہ حرم کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ھدیاً بالغ الکعبة" کعبہ سے مراد منیٰ ہے اس لئے کہ وہ مکہ کے تابع ہے اس وجہ سے ہدایا اور ضحایا مکہ میں نہیں بلکہ منیٰ میں ذبح کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ کے حاشیہ پر ہے "ان منیٰ من فناء مکہ فانه من الحرم قال الله تعالیٰ ھدیاً بالغ الکعبة سماہ باسم الکعبة تبعالہ لما ان الھدایا والضحایا لاتنحر بمکة بل بمنیٰ فدل ذالک علیٰ انه فی حکمھا عبارت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ منیٰ مکہ کا ایک حصہ ہے (علی ہامش الھدایہ ج اصفحہ ۱۲۸) لہذا ان دونوں جگہوں میں 15 یوم قیام ہوجاتا ہے تو وہ مقیم ہوجائے گا۔ بالخصوص ایام حج میں منیٰ مکہ سے اتنا جڑ جاتا ہے کہ دونوں کی آبادی حکما ایک ہوجاتی ہے۔ (احکام حج وعمرہ صفحہ ۴۶۸، ۷۰)

(۱۱) رائے گرامی سید اسرار الحق سبیلی حیدر آباد، مکہ ومنیٰ میں اقامت کی نیت:۔

یہ حقیقت ہے کہ آج منیٰ مکہ مکرمہ کی آبادی سے بالکل قریب ہوگیا ہے اس لئے اگر آج کل مکہ اور منیٰ میں مجموعی طور پر پندرہ دن رہنے کی نیت ہو تو پوری نماز (اتمام) پڑھی جائے فقہاء نے اتمام سے جو منع کیا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں منیٰ مکہ کی آبادی سے بہت دور تھا لیکن اب یہ بات نہیں رہی منیٰ کا شمار اب شہر مکہ میں ہی ہوتا ہے۔ (احکام حج وعمرہ صفحہ ۵۰۳)

ماخوذ از کتاب حج وعمرہ جدید مسائل اور ان کے حل مؤلفہ: حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی (سیکرٹری جنرل اسلامک فقہ اکیڈمی ہند)

مقالات شامزئیؒ

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی تحقیق کیلئے جامعہ کے فقہی مجالس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کے پیش کردہ وقیع علمی، فقہی مقالات شائع کی جارہی ہیں۔ شائقین حضرات کاپی محفوظ کرلیجئے۔ (ادارہ)